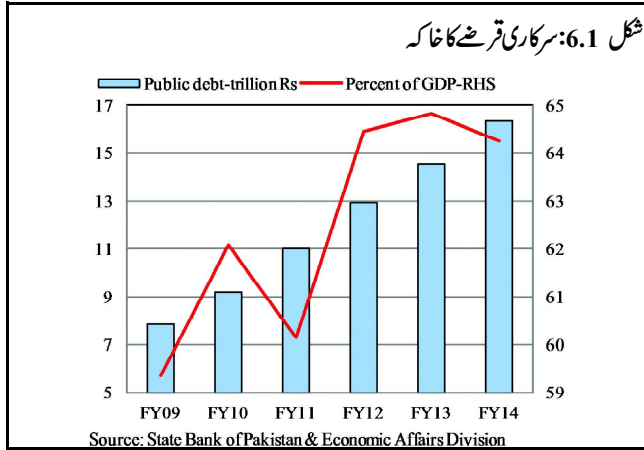


## 6 ملکی اور بیرونی قرضہ

### 6.1 عمومی جائزہ



میں 14ء میں بجٹ خسارے میں بہتری آنے کے بعد قرضہ بڑھنے کی رفتار میں معمولی کمی دیکھی گئی۔ دوران سال سرکاری قرضے اور جی ڈی پی کی شرح میں، جو کسی ملک کے مقروض ہونے کا ایک اظہار یہ ہے، 50 فی پی ایس کی معمولی کمی آئی (شکل 6.1)۔ اسی طرح سرکاری قرضہ بہ نسبت حکومتی محاصل میں بھی 40 فی پی ایس کی ہوئی جو اس بات کا عکاس ہے کہ حکومت کا قرضہ کچھ کم ہوا ہے۔ علاوہ ازیں سرکاری قرضے کے اجزائے ترکیبی بھی ان امور کی بنا پر بہتر ہوئے: (الف) بین الاقوامی مالی اداروں سے رقوم کی بھاری وصولی، (ب) یورو بانڈز کا کامیاب اجراء اور (ج) پی آئی بی کے ساتھ ٹی بل کا نمایاں تبادلہ جس سے ملکی قرضے کا عرصیتی خاکہ بہتر بنانے میں مدد ملی۔

ان مثبت تبدیلیوں کے باوجود تشویش کے کئی اسباب برقرار ہیں جن میں یہ شامل ہیں: (الف) سرکاری قرضہ بہ نسبت جی ڈی پی 64.3 فیصد ہے جو مالیاتی ذمہ داری اور متحدہ قرضہ ایکٹ 2005ء کے تحت 60 فیصد بالائی حد سے زائد ہے، (ب) حکومت اسٹیٹ بینک سے (ایس پی بی ایکٹ 1956ء کے تحت عائد) صفر (خالص) میزانیہ قرض گیزی کی سہ ماہی حد کی پابندی تین سہ ماہیوں سے نہیں کر رہی، (ج) م س 14ء میں سرکاری قرضہ، جو جزائے پراپیک بوجھ ہے، سرکاری محاصل سے ساڑھے چار گنا زائد ہے، اور (د) مجموعی سرکاری اخراجات میں سے 20 فیصد سودی ادائیگیوں پر خرچ ہو جاتا ہے۔

مطلق معنوں میں دوران سال پاکستان کے سرکاری قرضے میں 17 کھرب روپے کا اضافہ ہوا جو م س 14ء کے اختتام پر بڑھ کر 163 کھرب روپے تک جا پہنچا (جدول 6.1 اور شکل 6.1)۔ گذشتہ سال پورے کا پورا اضافہ ملکی قرضے سے ہوا تھا اس کے برعکس م س 14ء میں ہونے والے اضافے میں تقریباً 20 فیصد بیرونی قرضہ بھی ہے۔ درحقیقت م س 14ء کے دوران پاکستان کے بیرونی قرضہ و واجبات میں 4.6 ارب ڈالر اضافہ ہوا جبکہ م س 12ء اور م س 13ء میں یہ کم ہوئے تھے۔ مالی سال کے آغاز پر حکومت کے آئی ایم ایف کے پاس دوبارہ جانے کے فیصلے سے نہ صرف بیرونی کھاتے پر دباؤ کم کرنے میں مدد ملی بلکہ دیگر بین الاقوامی مالی اداروں سے بھی رقوم کی بحالی میں مدد ملی۔ یہ بات دوران سال کثیر فریقی قرضوں میں 1.6 ارب ڈالر اضافے سے ظاہر ہے۔ ایک اور اہم پیش رفت بین الاقوامی بانڈ مارکیٹ کی طرف جانے کا حکومتی فیصلہ تھا جو سات سال کے وقفے سے ہوا۔ اپریل 2014ء میں پاکستان نے یورو بانڈ جاری کر کے 2 ارب ڈالر قرض لینے میں کامیابی حاصل کر لی حالانکہ ابتدائی ہدف صرف نصف ارب ڈالر تھا۔

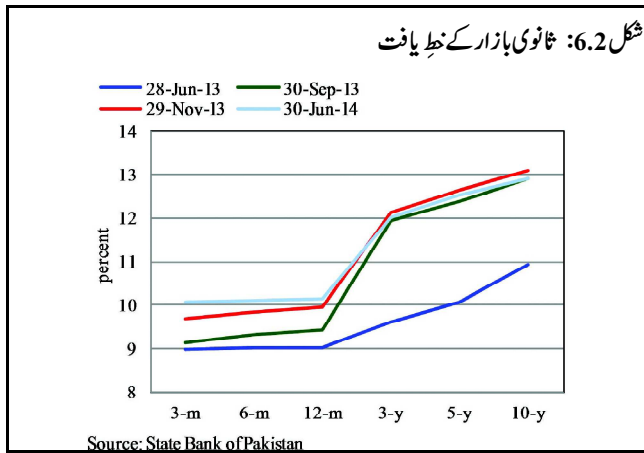
بیرونی رقوم کی آمد (م س 09ء سے بیرونی قرضوں میں متواتر کمی کے بعد) بحال ہونا اگرچہ حوصلہ افزا ہے تاہم ان خطرات سے احتیاط کے ساتھ نمٹنا چاہیے جو بین الاقوامی منڈی سے قرض لینے سے وابستہ ہوتے ہیں۔ بیرونی قرضہ استحکام کے اظہار یوں میں کچھ کمی آئی ہے (بیرونی قرضہ بہ نسبت جی ڈی پی، بیرونی قرضہ واپسی بہ نسبت زرمبادلہ آمدنی اور برآمدی تناسبات)، اس لیے ان خدشات پر قابو پانے کے لیے اگلے برسوں میں قرضہ واپسی کی صلاحیت کو مستحکم کرنا ہوگا۔

1 سرکاری قرضے اور جی ڈی پی کی باہمی نسبت اسٹیٹ بینک کے اعداد و شمار پر مبنی ہے جو کہ وزارت خزانہ کے اعداد و شمار سے معمولی سی مختلف ہے۔ قرضے کی شماریات میں تفاوت کا سبب یہ ہے کہ دونوں ذرائع سرکاری قرضے کا جو احاطہ کرتے ہیں اس میں فرق پایا جاتا ہے۔ اسٹیٹ بینک کی طرف سے بتایا جانے والا سرکاری قرضہ ان اجزاء پر مشتمل ہوتا ہے: (i) حکومت کا ملکی قرضہ، (ii) حکومت کا غیر ملکی قرضہ، (iii) آئی ایم ایف کے قرضے، اور (iv) بیرونی واجبات۔ جبکہ ملکی سرکاری قرضے کی تشریح پر آئی ایم ایف اور اسٹیٹ بینک دونوں متفق ہیں تاہم بیرونی قرضے کے حوالے سے وزارت خزانہ کے مرتب کردہ اعداد و شمار اسٹیٹ بینک سے مختلف ہوتے ہیں۔ وزارت خزانہ قبیل مدتی قرضے فوجی امداد اور بیرونی واجبات کو بیرونی سرکاری قرضے کے اپنے اعداد و شمار میں شامل نہیں کرتی (رپورٹ کے آخر میں دیکھئے اعداد و شماری توضیح)۔

جدول 6.1: پاکستان کے قرضہ و واجبات کا خاکہ						
م 14ء	م 13ء	م 12ء	م 14ء	م 13ء	م 12ء	
فیصدی ڈی بی			ارب روپے			
71.8	72.7	72.6	18,241	16,339	14,552	مجموعی قرضہ واجبات
64.3	64.8	64.5	16,321	14,575	12,923	سرکاری قرضہ <sup>1</sup>
68.6	69.2	69.3	17,424	15,561	13,887	مجموعی قرضہ
42.9	42.3	38.1	10,907	9,521	7,638	حکومت کا ملکی قرضہ
1.4	1.4	1.4	366	312	281	سرکاری شعبے کے اداروں کا ملکی قرضہ
24.2	25.5	29.8	6,151	5,728	5,968	بیرونی قرضہ
18.9	19.2	21.8	4,791	4,311	4,364	حکومت کا بیرونی قرضہ
1.2	1.9	3.5	298	435	694	آئی ایم ایف کا قرضہ
0.8	0.9	0.7	205	209	144	سرکاری شعبے کے اداروں کا بیرونی قرضہ
1.9	2.1	2.6	486	466	513	غجی شعبے کا بیرونی قرضہ
1.5	1.4	1.3	370	308	253	بین الاقوامی ادارے کا قرضہ
3.2	3.5	3.3	817	778	665	مجموعی واجبات
1.9	2.1	2.2	492	470	438	ملکی واجبات
1.3	1.4	1.1	324	308	227	بیرونی واجبات

1 سرکاری قرضے میں حکومت کا ملکی قرضہ، حکومت کا بیرونی قرضہ، آئی ایم ایف کا قرضہ اور بیرونی واجبات شامل ہوتے ہیں۔

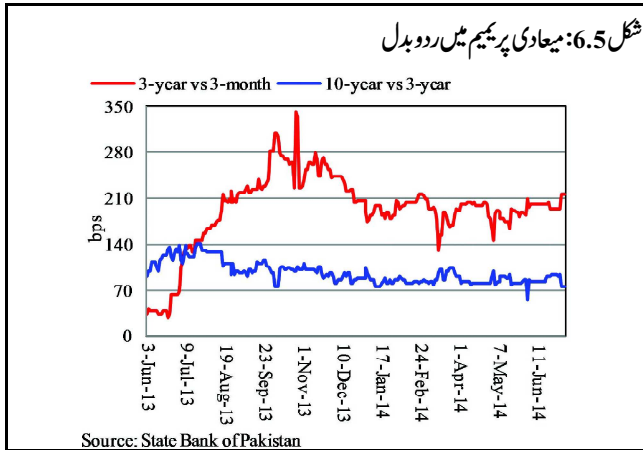
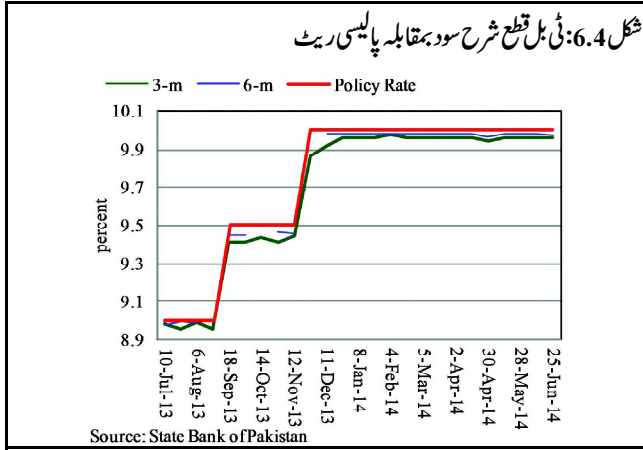
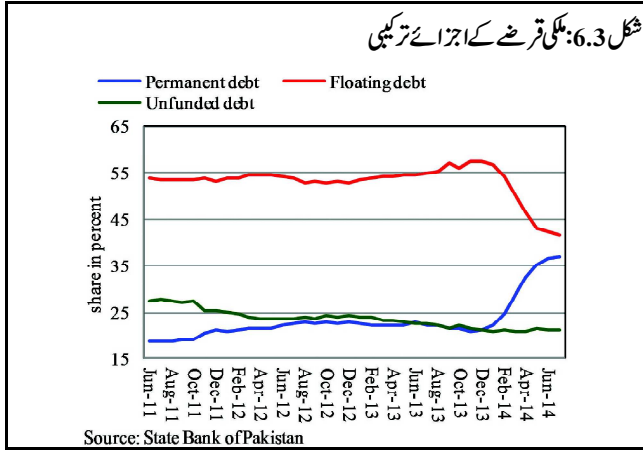
ماخذ: اقتصادی امور ڈویژن اور اسٹیٹ بینک



پاکستان کے سرکاری قرضے کے اجزائے ترکیبی پر دوبارہ نظر ڈالنے سے اہم ترین واحد پیش رفت یہ سامنے آتی ہے کہ قلیل مدتی قرضہ (ٹی بل) درمیانے سے طویل مدتی قرضے (پی آئی بی) میں بدل گیا ہے۔ م 14ء میں 19 کھرب روپے کے غیر معمولی اضافے کے ساتھ م 14ء کے خاتمے پر مستقل قرضے کا حصہ 37.1 فیصد تک ہو چکا ہے جو محض ایک سال پہلے 22.8 فیصد تھا۔ پی آئی بی میں نئی سرمایہ کاری کے علاوہ ادارہ جاتی سرمایہ کاروں (بینک اور غیر بینک ادارے) نے بھی اپنی سرمایہ کاری ٹی بلوں اور قومی بچت اسکیموں سے نکال کر پی آئی بی میں ڈال دی ہے تاکہ انہیں میعاد غیر معمولی بلند پریم سے فائدہ حاصل ہو۔ شکل 6.2 میں خط یافت کے ٹی بل اور پی آئی بی حصوں کے مابین واضح فرق دیکھا جاسکتا ہے۔

ان تبدیلیوں نے ملک کے اندرونی قرضوں کا عرصیتی خاکہ بہتر کیا ہے اور حکومت کو اجزائے ثانی اور نو قیمت بندی کے جن خطرات کا سامنا تھا انہیں کم کیا ہے، تاہم یہ بلند سودی ادائیگیوں کی صورت میں مستقبل میں مالیاتی بوجھ کا باعث بنیں گے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ سودی ادائیگیاں پہلے سے قلیل مالیاتی وسائل پر ایک بڑا بوجھ بن چکی ہیں۔ م 14ء میں حکومت نے سودی ادائیگیوں پر 1,148 ارب روپے خرچ کیے جو سرکاری آمدنی کا 31.6 فیصد، مجموعی اخراجات کا 21.9 فیصد اور مجموعی جی ڈی پی کا 4.5 فیصد بنتا ہے۔

درحقیقت حکومت اپنے سرکاری ترقیاتی منصوبوں پر جو رقم خرچ کرتی ہے قرضوں کی ادائیگیاں اس سے کہیں زیادہ ہیں۔ آمدنی میں مسلسل خسارے سے پتہ چلتا ہے کہ حکومت نہ صرف اپنے تمام ترقیاتی اخراجات پورے کرنے کے لیے، بلکہ جزوی طور پر اپنے اخراجات جاریہ پورے کرنے کے لیے بھی قرض لے رہی ہے۔ اس طرح ملک کی قرضے واپس کرنے کی استعداد باہر ہو جاتی ہے۔ ایسے حالات میں قرضے کے مؤثر انتظام اور مالیاتی استحکام کی ضرورت پر جتنا زور دیا جائے کم ہے۔



## 6.2 ملکی قرضہ

میں 13ء میں خسارے کی مالکاری کا بوجھ پورے کا پورا ملکی وسائل پر آ پڑا تھا، اس کے برعکس م 14ء میں 37.2 فیصد بجٹ خسارہ بیرونی قرضوں سے پورا کیا گیا۔ اس کے ساتھ ساتھ بجٹ خسارہ بھی نسبتاً کم رہا جس سے ملکی قرضہ بڑھنے کی رفتار دھیمی پڑ گئی۔ مطلق معنوں میں م 14ء کے دوران پاکستان کے ملکی قرضے میں 14 کھرب روپے اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ سال یہ اضافہ 19 کھرب روپے تھا۔ مزید برآں ملکی قرضے کے عرصیتی خاکے میں بھی قابل ذکر بہتری آئی۔

ملکی قرضے کا طویل مدت کے عرصیتی خاکے کی طرف

## جھکاؤ

جیسا کہ شکل 6.3 سے ظاہر ہے، م 14ء کی دوسری ششماہی میں ملکی قرضے کے اجزائے ترکیبی نمایاں طور پر تبدیل ہوئے۔ م 14ء کے اختتام تک مستقل قرضے کا تناسب 37.1 فیصد تک جا پہنچا جو کہ محض چھ ماہ قبل تک (آخر دسمبر 2013ء) 21.2 فیصد تھا۔ اسی طرح اس عرصے کے دوران رواں قرضے کا حصہ 57.4 فیصد سے کم ہو کر 41.6 فیصد رہ گیا۔ اگرچہ ملکی قرضے کا یہ نیا خاکہ ”وسط مدتی انتظام قرضہ حکمت عملی 2014-18ء“ (Medium Term Debt Management Strategy 2014-18) میں زیر ہدف تھا تاہم اس نئے خاکے کا حجم اور رفتار غیر معمولی تھا۔ اس تناظر میں درج ذیل نکات قابل توجہ ہیں۔

## میعادی پریمیم میں اضافہ

اس نئی خاکہ بندی کے پس پشت اہم عوامل میں سے ایک عامل پی آئی بی کے میعاد پریمیم میں تیزی سے اضافہ تھا۔ درحقیقت پی آئی بی پر ثانوی بازار کی یافت جون 2013ء ہی سے ہندرتج بڑھنا شروع ہو گئی تھی جس کا سبب گردش قرضے کے تصفیے کے لیے پی آئی بی کا اجزا، بیرونی کھاتے پر دباؤ اور آئی ایم ایف پروگرام کے آغاز سے شرح سود میں ممکنہ اضافہ تھا۔ اس وقت ٹی بل کی یافت تقریباً جوں کی توں رہی کیونکہ (بنیادی نیلامیوں میں) قطع شرح سود پہلے ہی پالیسی ریٹ سے بہت قریب تھی (شکل 6.4)۔<sup>2</sup>

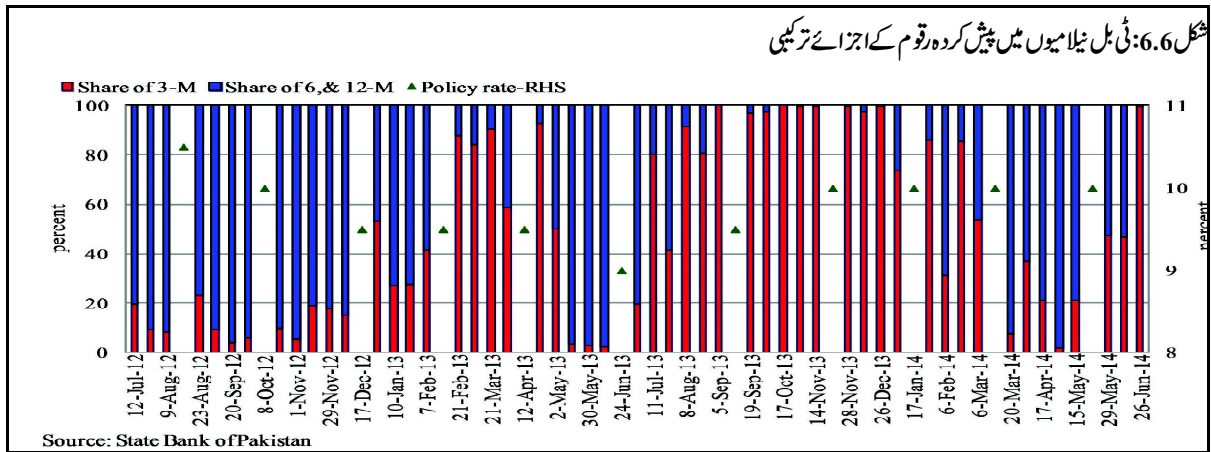
مزید برآں، تین ماہ اور 12 ماہ کے مابین ٹی بلوں کا میعاد پریمیم بے حد کم تھا جس کی بنا پر خط یافت کا ٹی بل حصہ تقریباً ہموار ہو گیا۔ اس کے نتیجے میں تین ماہی ٹی بل اور تین سالہ پی آئی بی کے مابین میعاد پریمیم جون کے پہلے ہفتے سے لے کر وسط جولائی 2013ء تک دگنے سے بھی بڑھ گیا (شکل 6.5)۔

<sup>2</sup> پالیسی ریٹ 9 فیصد کے مقابلے میں 26 جون 2013ء کو (یعنی م 13ء کی آخری نیلامی) ٹی بل نیلامی میں 6.3، اور 12 ماہی ٹی بلوں کی قطع شرح سود بالترتیب 8.96، 8.97 اور 8.98 فیصد تھی۔

**ابتدائی زری سختی: منڈی کی توقعات سے کم**

ستمبر 2013ء میں پالیسی ریٹ میں 50 بیس پوائنٹس کا اضافہ ہوا جس سے زری سختی کا اشارہ ملاتا ہے۔ یہ اضافہ منڈی کی توقعات سے کم رہا۔ ٹی بل اور پی آئی بی یافتوں کے مابین میعاد پریمیم درحقیقت زری فیصلے کے اعلان سے قبل شرح سود میں اضافے کی توقع پر 150 بی پی ایس بڑھ گیا تھا۔ منڈی کے نقطہ نظر سے یہ خط یافت کے ٹی بل حصے میں زیر التوا اضافے کا اشارہ تھا، جو پیچیدہ طور پر پالیسی ریٹ سے منسلک ہے۔ اگرچہ ستمبر 2013ء میں پالیسی ریٹ میں 50 بی پی ایس اضافے کے بعد بنیادی نیلامیوں میں قطع شرح سود تیزی سے بڑھی تاہم ٹی بل اور پی آئی بی کے مابین میعاد پریمیم مزید بڑھا (شکل 6.4 اور 6.5)۔ دوسرے لفظوں میں خط یافت اپنے دو حصوں کے درمیان فرق کی عکاسی کرتا رہا۔ تاہم منڈی پر اس فرق کا اثر نہیں ہوا، ممکن ہے کہ اس کے نزدیک یہ بڑھتے ہوئے شرح سود کے ماحول میں ایک عبوری مرحلہ ہو۔<sup>3</sup>

یہ بات قابل ذکر ہے کہ شرح سود مزید بڑھنے کی منڈی کی توقعات یکسر بے بنیاد نہیں تھیں۔ اسٹیٹ بینک کے خالص ملکی اثاثوں، اور آئی ایم ایف پروگرام کے تحت اسٹیٹ بینک سے سرکاری قرض گیری پر بالائی حد سے پی آئی بی کی یافت بڑھ گئی، اور م 14ء کے لیے اسٹیٹ بینک کا گرانٹی 11 سے 12 فیصد رہنے کا ابتدائی تخمینہ بھی ایک عامل تھا جس سے منڈی کو یہ توقع ہوئی کہ شرح سود مزید بڑھے گی۔ اس تناظر میں ٹی بلوں کی عرصیت کے اجراء کے ثانی کے حوالے سے بینک نہ صرف تذبذب میں تھے بلکہ پیش کردہ رقم تقریباً ساری کی ساری 3 ماہی ٹی بلوں میں مرکوز تھیں (شکل 6.6)۔ ان توقعات سے ملکی قرضے کا عرصیتی خاکہ بگڑ جاتا ہے کیونکہ عرصیت پوری کرنے والے 6 اور 12 ماہی ٹی بلوں کی جگہ 3 ماہی ٹی بلوں نے لے لی تھی۔ مزید برآں، اس عرصے کے دوران حکومت پی آئی بی کے ذریعے مطلوبہ رقم جمع نہیں کر پائی تھی۔

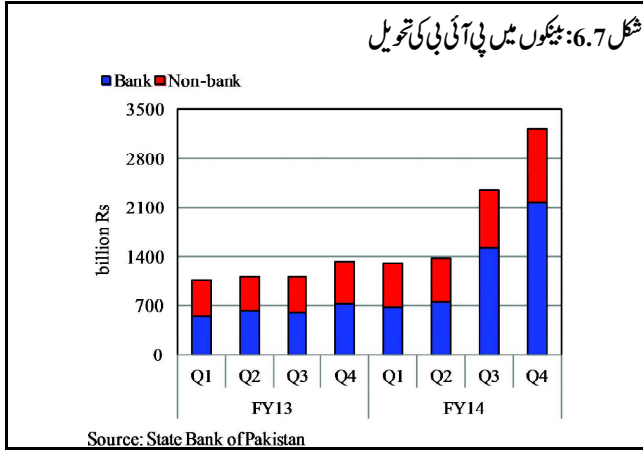


**بعد از نومبر 2013ء منڈی کے احساسات میں تبدیلی**

نومبر میں پالیسی ریٹ میں اضافے، دسمبر 2013ء میں سال بسال گرانٹی میں نمایاں کمی، اور بیرونی کھاتوں میں بہتری کو دیکھتے ہوئے منڈی نے غالباً یہ سمجھا کہ شرح سود اپنی بلند ترین سطح پر پہنچ چکی ہے۔ ٹی بل اور پی آئی بی کی یافت کے مابین بڑے فرق کے پیش نظر کمرشل بینک فوراً پی آئی بی کی طرف لپکتے تاکہ بلند یافت کا فائدہ اٹھا سکیں۔ سال کی دوسری ششماہی میں بینکوں نے پی آئی بی کی نیلامیوں میں 19 کھرب روپے کی پیش کشیں کیں جبکہ قبل از نیلامی مجموعی ہدف 480 ارب روپے تھا۔ دوسری طرف حکومت نے تقریباً تمام رقم قبول کر لی اور اس کے باوجود قطع شرحیں کم و بیش جوں کی توں رکھنے میں کامیاب رہی۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ بینک موجودہ شرحوں پر پی آئی بی میں سرمایہ لگانے کو تے تاب تھے۔ اس سے پاکستان کے ملکی قرضے کا عرصیتی خاکہ بہتر ہوا اور حکومت کو آئی ایم ایف پروگرام کے تحت اسٹیٹ بینک سے اپنی قرض گیری پر بالائی حد کی پابندی کرنے میں سہولت ہوئی۔<sup>4</sup>

یہ بات قابل ذکر ہے کہ پی آئی بی کے لیے جارحانہ انداز میں بولیاں دینے میں بڑی حد تک ان ٹی بلوں نے ماکاری کی جن کی عرصیت پوری ہو رہی تھی، جس سے بینکوں کی تحویل میں موجود پی آئی بی ریکارڈ بلندی تک پہنچ گئے (شکل 6.7)۔ م 14ء کے اختتام پر کمرشل بینکوں کی تحویل میں پی آئی بی زیادہ تھے (2,171 ارب روپے) اور ٹی بل کم (1,603

3 سال کی پہلی سہ ماہی کے دوران پی آئی بی کی تین نیلامیوں میں مارکیٹ نے صرف 84.2 ارب روپے پیش کیے جبکہ مجموعی ہدف 150 ارب روپے تھا۔ ان نیلامیوں سے خصوصاً 3 اور 5 سالہ پی آئی بی سے حکومت صرف 16.1 ارب روپے اکٹھا کر سکی۔  
 4 م 14ء کی دوسری ششماہی کے دوران پی آئی بی کی نیلامی میں حکومت نے 1873.6 ارب روپے مالیت کی بولیاں قبول کیں جو کہ پیش کردہ رقم 97.16 فیصد بنتا ہے۔  
 5 م 14ء کی دوسری ششماہی کے دوران ٹی بل نیلامیوں میں بینکوں نے 31 کھرب روپے پیش کیے جبکہ عرصیت 43 کھرب روپے اور مجموعی ہدف 47 کھرب روپے تھا۔

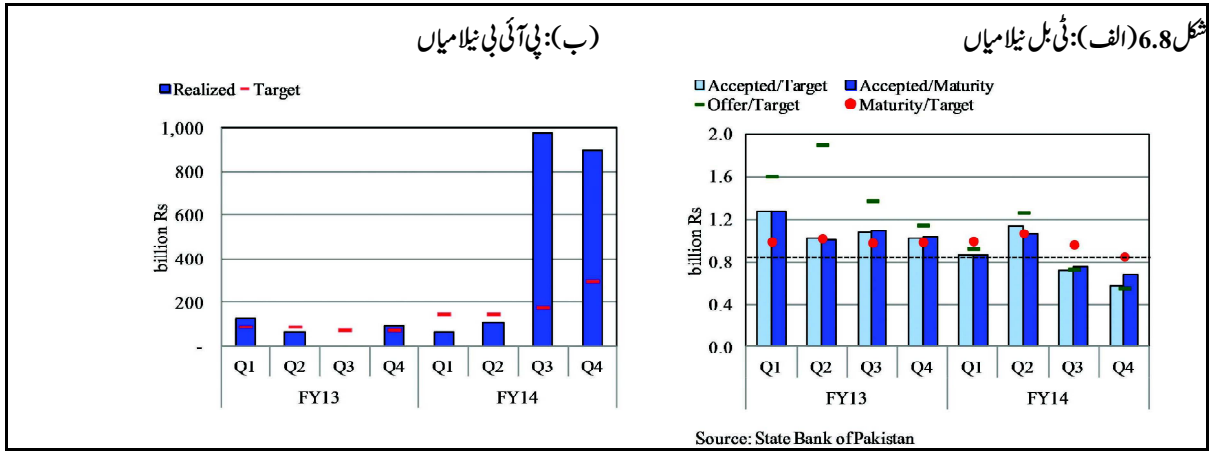


ارب روپے)۔ بینک امانتوں کی قلیل مدتی نوعیت کے پیش نظر بینکوں کے زیر تحویل پی آئی بی میں اس بھاری اضافے کے مضمرات ہیں جو کمرشل بینکوں کے موجودہ عرصیتی خطرے پر پڑ سکتے ہیں۔

تبدیل منصوبہ بندی سے نہیں ہوا  
ٹی بلوں سے پی آئی بی کی طرف جانا ملکی انتظام قرضہ کے لیے اگرچہ ایک خوش آئند تبدیلی ہے تاہم اس تبدل کو منصوبے کے بغیر انجام دینے سے منڈی کا انتظام خاصا دشوار ہو گیا (دیکھئے باب 4)۔ جیسا کہ شکل 6.8 الف میں دکھایا گیا ہے، ٹی بل نیلامیوں میں پیش کردہ مجموعی رقم م س 14ء کی چار میں سے تین سہ ماہیوں میں سہ ماہی اہداف سے کم رہیں۔ اسی طرح قبول کردہ رقم بہ نسبت ہدف

بھی ایک سے کافی کم تھی۔ جیسا کہ طریقہ کار ہے، ٹی بل نیلامی میں حاصل ہونے والی رقم ہدف سے کم ہوتی ہے۔ اسٹیٹ بینک فراہم کر دیتا ہے۔ انتظام سیالیت، اور اسٹیٹ بینک کے خالص ملکی اثاثوں پر آئی ایم ایف کی بالائی حد (جو کہ اسٹیٹ بینک سے سرکاری قرض گیری ہے) کے لیے اس کے شدید اور براہ راست مضمرات ہیں۔

سال کی چاروں سہ ماہیوں میں پی آئی بی سے حاصل شدہ رقم بھی ٹی بلوں کی طرح ہدف سے دور رہی۔ پہلی دو سہ ماہیوں میں یہ رقم ہدف سے خاصی کم رہی جبکہ تیسری سہ ماہی میں یہ ہدف سے پانچ گنا سے بھی زائد، اور چوتھی سہ ماہی میں ہدف سے تین گنا زائد رہی (شکل 6.8 ب)۔ یہ صورتحال انتظام سیالیت کے لیے مضمرات رکھنے کے علاوہ یہ واضح کرتی ہے کہ حکومت کو تبدل کی اس سطح کا اندازہ نہیں ہو سکا جو سال کی دوسری ششماہی میں وقوع پذیر ہو چکا تھا۔



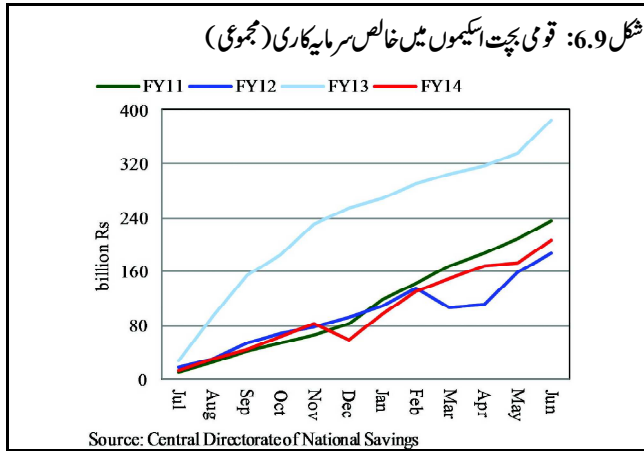
غیر رقمی قرضہ  
پاکستان کا غیر رقمی قرضہ، جو بنیادی طور پر قومی بچت اسکیموں پر مشتمل ہے، م س 14ء میں 178.6 ارب روپے بڑھا جو کہ م س 13ء میں ہونے والے اضافے کا تقریباً نصف تھا۔ (شکل 6.9)

دراصل کچھ کی متوقع بھی تھی کیونکہ م س 13ء میں ہونے والے غیر معمولی خالص اضافے کا بنیادی سبب یہ تھا کہ تب قومی بچت اسکیموں میں ادارہ جاتی سرمایہ کاری ہوئی تھی۔ اس کے علاوہ حکومت نے منافع پر وہ ہولڈنگ ٹیکس کا استثناء ختم کرنے کا فیصلہ کیا تھا (مؤثر بہ یکم جولائی 2013ء) اور پی آئی بی پر نسبتاً بلند منافع مل رہا تھا (حالانکہ شرح منافع میں دوبار

6 اپریل 2012ء میں حکومت نے قومی بچت کی مخصوص اسکیموں میں ادارہ جاتی سرمایہ کاری کی اجازت دے دی۔ چنانچہ اس پالیسی کے باعث ادارہ جاتی سرمایہ کاری سے متعلق نہ صرف واپسی کے دعوے گھٹ گئے بلکہ رقم اکٹھا کرنے میں بھی مدد ملی۔

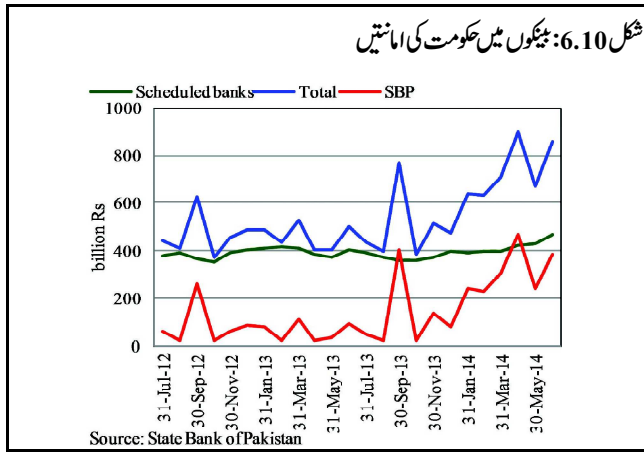
7 یکم جولائی 2013ء سے حکومت نے ڈیڑھ لاکھ روپے تک سرمایہ کاری پر منافع پر وہ ہولڈنگ ٹیکس کا استثناء واپس لے لیا۔ واضح رہے کہ ڈیڑھ لاکھ روپے سے زائد سرمایہ کاری پر وہ ہولڈنگ ٹیکس پہلے ہی نافذ تھا۔





اضافہ کیا گیا)، 8 چنانچہ دوران سال قومی بچت اسکیموں کے ذریعے خالص رقم میں کمی آگئی۔

قومی بچت اسکیموں کے اجزائے ترکیبی سے پتہ چلتا ہے کہ اسپیشل سیونگز اکاؤنٹ سب سے زیادہ متاثر ہوئے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ادارہ جاتی سرمایہ کاری اسپیشل سیونگز اکاؤنٹ سے ہٹ کر پی آئی بی کی طرف چلی گئی۔ م س 14ء میں اسپیشل سیونگز اکاؤنٹ میں خالص سرمایہ کاری میں 53.5 ارب روپے کی کمی دیکھی گئی جبکہ گذشتہ سال 150.8 ارب روپے اضافہ ہوا تھا۔ اسپیشل سیونگز اکاؤنٹ کے برعکس دیگر تمام بچت اسکیموں کی رقم میں سال کے دوران خالص رقم آئیں۔ ان میں بہبود سیونگز سرٹیفکیٹ سب سے زیادہ مقبول رہے جن میں م س 14ء کے دوران 54 ارب روپے کی خالص رقم آئیں اور ان کی واجب الادا رقم تاریخ کی بلند ترین سطح 582.4 ارب روپے تک جا پہنچیں۔ درحقیقت بہبود سیونگز سرٹیفکیٹ پر نہ صرف شرح منافع دیگر بچت اسکیموں سے زائد ہے بلکہ ان میں سرمایہ کاری پر دو ہولڈنگ ٹیکس بھی نہیں لگتا، نیز یہ زکوٰۃ کٹوتی سے بھی مستثنیٰ ہیں جس سے اس سرمایہ کاری پر منافع بڑھ جاتا ہے۔ اس طرح کی پرکشش خصوصیات سے حکومت کو مطلوبہ رقم جمع کرنے میں تومد مل جاتی ہے تاہم قرضے کی زائد رقم کی واپسی کے لحاظ سے اس اسکیم پر آنے والی لاگت، اور مالی شعبے کی ترقی (خصوصاً بانڈ مارکیٹ) کے لیے مضمرات کا جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔



### ملکی قرضے پر سودی ادائیگی

دوران سال 135.6 ارب روپے اضافے کے بعد ملکی سودی ادائیگیاں م س 14ء میں دس کھرب روپے سے زائد ہو چکی ہیں۔ کئی عوامل اس کا سبب ہیں: (الف) ملکی قرضے کا بڑھتا ہوا حجم، (ب) پہلی ششماہی کے دوران شرح سود میں اضافہ، (ج) قومی بچت کی اسکیموں پر شرح منافع میں اضافہ، اور (د) ادارہ جاتی سرمایہ کاری میں منتقلی کی بنا پر اسپیشل سیونگز اکاؤنٹ میں بھاری کٹیشنٹ۔ اس کے علاوہ نقد رقم کے کمزور انتظام سے بھی ملکی قرضے پر سودی ادائیگیوں میں اضافہ ہوتا رہا۔ دوران سال اسٹیٹ بینک میں سرکاری امانتوں میں 287.3 ارب روپے اضافہ ہوا (شکل 6.10)۔ اگر حکومت اسٹیٹ بینک سے لیا گیا کچھ قرضہ واپس کرنے میں ان امانتوں کو استعمال کرتی تو اسے خالص سودی ادائیگیاں خاصی کم کرنا پڑتیں۔

ملکی قرضے پر سودی ادائیگیوں کی بلند سطح کے پیش نظر پی آئی بی میں بھاری سرمایہ کاری سے سودی ادائیگیاں مزید بڑھ جائیں گی۔ درحقیقت یہ دلیل دی جاسکتی ہے کہ قرضے کی بتدریج نئی خاکہ بندی (re-profiling) حکومت کے لیے مؤثر بہ لاگت ہو سکتی تھی۔ پی آئی بی کی بولی کے رجحان سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر اپنے قرضے کی نیا نیا اہداف پر جمی رہتی تو یافت خاصی گر چکی ہوتی۔

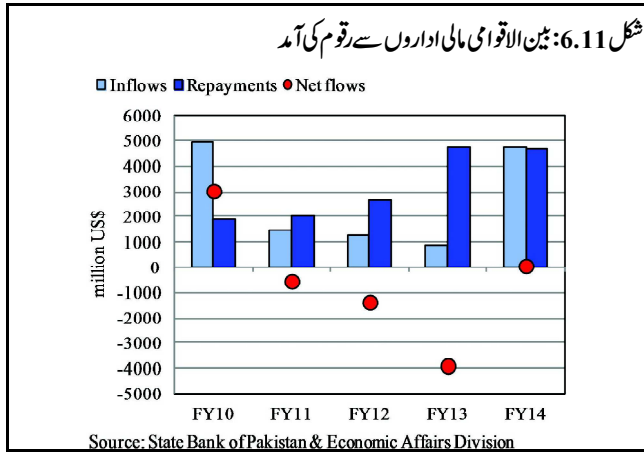
### 6.3 بیرونی قرضہ اور واجبات

پاکستان کا بیرونی قرضہ اور واجبات گذشتہ دو سال گرنے کے بعد ان میں م س 14ء کے اختتام پر 4.6 ارب ڈالر اضافہ درج ہوا جس سے وہ 65.5 ارب ڈالر تک جا پہنچے (جدول

8 قومی بچت اسکیموں پر شرح منافع اکتوبر 2013ء اور جنوری 2014ء میں بڑھائی گئی تھی۔ ان اسکیموں پر منافع کو پی آئی بی پر یافت سے منسلک کیا گیا جس میں م س 14ء کی پہلی ششماہی میں پالیسی ریٹ 100 بی پی ایس بڑھنے سے اضافہ ہو گیا تھا۔

ملکی اور بیرونی قرضہ

جدول 6.2: پاکستان کا بیرونی قرضہ اور واجبات					
ارب ڈالر					
مطلق فرق	م 14ء	م 13ء	م 12ء	م 11ء	
3.8	54.8	51.0	55.9	57.9	سرکاری قرضہ (1+2+3)
5.0	48.5	43.5	46.1	46.4	1- حکومت کا بیرونی قرضہ
4.3	47.8	43.5	45.7	45.7	(i) طویل مدتی (ایک سال سے زائد مدت)
					جس میں سے
0.1	13.6	13.5	15.0	15.5	بیسر کلب
1.6	25.8	24.2	25.4	25.8	کثیر فریقی
0.5	3.5	2.9	2.5	1.9	دو طرفہ
2.0	3.6	1.6	1.6	1.6	یوروا سکو گلوبل بانڈ
0.7	0.7	0.0	0.4	0.6	(ii) تکمیل مدتی (ایک سال سے کم مدت)
-1.4	3.0	4.4	7.3	8.9	2- آئی ایم ایف سے
0.2	3.3	3.1	2.4	2.6	3- باہر واجبات
0.0	2.1	2.1	1.5	1.4	4- سرکاری شعبے کے ادارے
0.4	2.0	1.6	1.8	1.1	5- بینک
0.4	1.1	0.7	0.9	0.4	(i) قرض گیری
0.1	0.9	0.8	1.0	0.7	(ii) غیر اقامتی امانتیں (ملکی کرنسی اور بیرونی کرنسی)
-0.2	2.9	3.1	3.6	4.4	6- نجی شعبہ
0.6	3.7	3.1	2.7	1.6	7- براہ راست سرمایہ کاروں کو قرضہ واجبات- بین الاوارہ قرضہ
4.6	65.5	60.9	65.5	66.4	مجموعی بیرونی قرضہ (1+2+3+4+5+6+7)
					ماخذ: اقتصادی امور ڈویژن اور اسٹیٹ بینک



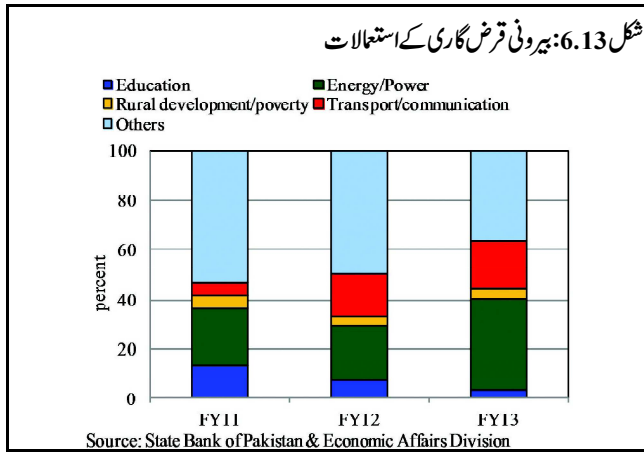
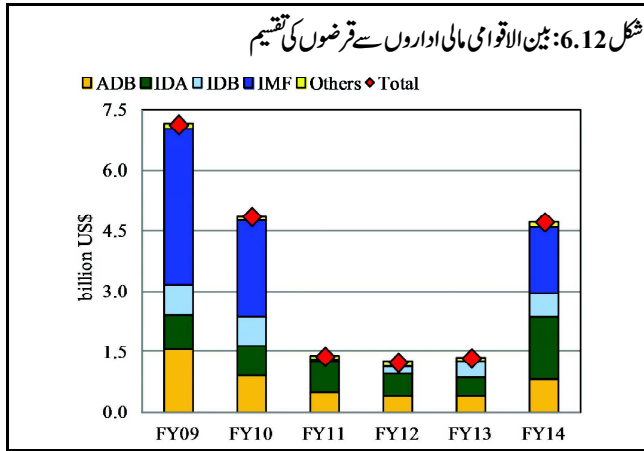
6.2۔ اس اضافے میں یورو بانڈ سے جمع کیے گئے 2 ارب ڈالر، اور بین الاقوامی مالی اداروں سے لی گئی رقوم شامل ہیں۔<sup>9</sup> علاوہ ازیں بڑی کرنسیوں کے مقابل ڈالر کی قدر گرنے سے باز قدر پیمائی کے نقصانات سے بھی پاکستان کا سرکاری قرضہ 483.7 ملین ڈالر بڑھ گیا۔ تین سال میں یہ پہلا موقع تھا جب بین الاقوامی مالی اداروں سے خالص رقوم میں اضافہ ہوا (شکل 6.11)۔

م 14ء کے دوران بیرونی قرضوں کی (م 09ء سے متواتر کمی کے بعد) بحالی اگرچہ حوصلہ افزا ہے تاہم ملکی بیرونی قرضے کی پائیداری کے حوالے سے ان کے مضمرات سے تشویش ابھرتی ہے۔ اگرچہ بیرونی قرضے کی واپسی م 12ء سے خاصی بڑھ چکی ہے کیونکہ آئی ایم ایف کو بھاری ادائیگیاں کی گئی ہیں،

تاہم گذشتہ چند سال کے دوران ملکی زرمبادلہ سے آمدنی میں نمو، خصوصاً برآمدات میں نمو بڑی حد تک معتدل رہی ہے جس سے بیرونی قرضے کی واپسی کی ملکی استعداد بدتر ہو گئی ہے۔

اس سے قطع نظر، پاکستان م 14ء میں آئی ایم ایف کو چونکہ بھاری ادائیگیاں کر چکا ہے اس لیے امکان ہے کہ م 15ء اور م 16ء میں قرضے کی واپسی کے لیے دباؤ کم رہے گا۔ تاہم م 17ء کے بعد یہ دباؤ پھر بڑھ جائے گا جب ری شیڈول کیے گئے بیسر کلب کے قرضے، یورو بانڈز اور آئی ایم ایف کے ساتھ موجودہ ای ایف ایف کی واپسی کا آغاز ہوگا (سیکشن 6.3.2)۔ اس تناظر میں پاکستان کی انتظام قرضہ کے لیے حکمت عملی احتیاط کا تقاضا کرتی ہے۔

<sup>9</sup> پاکستان کو م 14ء کے دوران آئی ایم ایف سے 1.675 ارب ڈالر بھی ملے تاہم قرض کی بھاری واپسی کی بنا پر اس سال آئی ایم ایف سے رقم کی خالص آمدنی 1.5 ارب ڈالر رہی۔



### قرضوں کی ادائیگی

م س 14ء میں خام بیرونی قرضے بڑھ کر 7.9 ارب ڈالر ہو گئے جو کہ م س 13ء میں صرف 2.5 ارب ڈالر تھے، حالیہ اضافہ م س 14ء کے آغاز پر لیے گئے بجٹ ہدف یعنی 5.1 ارب ڈالر سے بھی زیادہ تھا۔<sup>10</sup> آئی ایم ایف پروگرام پر ستمبر 2013ء میں دستخط ہوئے اور جیسا کہ توقع تھی، یہ پروگرام دیگر بین الاقوامی مالی اداروں سے رقوم کا پیش خیمہ ثابت ہوا (شکل 6.12)۔ اس کے نتیجے میں م س 14ء کے دوران دیگر بین الاقوامی مالی اداروں سے 4.7 ارب ڈالر کی خام رقوم آئیں جبکہ م س 13ء میں یہ صرف 1.3 ارب ڈالر تھیں۔<sup>11</sup> تفصیلات کے مطابق عالمی بینک اور ایشیائی ترقیاتی بینک سے رقوم کی آمد م س 14ء کے دوران تیزی سے بڑھی کیونکہ حکومت نے ملک میں توانائی اور مالیاتی اصلاحات کی مالکاری کے لیے ان اداروں کے ساتھ نئے معاہدے کیے۔ یہ بات ہرگز حیران کن نہیں ہے کہ گذشتہ چند برسوں سے شعبہ توانائی بیرونی قرضوں کا سب سے بڑا حاصل کنندہ بن چکا ہے (شکل 6.13)۔ م س 10 تا م س 13ء کے دوران بیرونی رقوم سے مالکاری حاصل کرنے والے، توانائی کے چند اہم منصوبے درج ذیل ہیں:

- چشمہ ایٹمی منصوبہ (چین) 690.2 ملین ڈالر،
- گدو پاور پلانٹ (چین) 312.5 ملین ڈالر،
- نیلم جہلم پن بجلی منصوبہ۔ اس کے ڈونر کی ایک ہیں جن میں اسلامی بینک،

کویت، سعودی عرب، اور چین شامل ہیں۔ حکومت کو اس منصوبے پر اب تک 154.7 ملین ڈالر ملے ہیں۔

- بجلی کی تقسیم میں اضافہ (ایشیائی بینک)۔ یہ منصوبہ حکومت پاکستان نے تجویز کیا تھا تاکہ آٹھ ڈسکوز کے تقسیمی نیٹ ورک میں توسیع کی جائے۔ حکومت کو اس منصوبے کے لیے اب تک 166.9 ملین ڈالر ملے ہیں، اور
- بجلی کی ترسیل میں اضافہ (ایشیائی بینک) اس کا مقصد صوبہ سندھ اور پنجاب میں بجلی کی ترسیل کو بہتر بنانا ہے۔ اس منصوبے کی بیرونی مالکاری 105.7 ملین ڈالر ہے۔

بیرونی رقوم کی آمد مستقبل میں بھی جاری رہنے کی توقع ہے، حکومت نے درج ذیل ڈونر اداروں کے ساتھ متعدد نئے معاہدے کیے ہیں:

- (i) جامشورو پاور جنریشن پروجیکٹ (900 ملین ڈالر) کوئلے سے چلنے والے 600 میگا واٹ بجلی منصوبے کی مالکاری کے لیے، (ii) سوشل پروٹیکشن ڈیولپمنٹ پروجیکٹ (436 ملین ڈالر) بینظیر انکم سپورٹ پروگرام کا دائرہ بڑھانے کے لیے،
- عالمی بینک: کٹری پارٹنرشپ اسٹریٹیجی م س 15ء تا م س 19ء (11 ارب ڈالر) یہ رقم منصوبے کی مدت کے دوران ملے گی جس کا مقصد توانائی، تعلیم پر توجہ دینا اور انتہا پسندی کی حوصلہ شکنی کے لیے کوششیں کرنا ہوگا۔
- اسلامی ترقیاتی بینک: داسو پن بجلی مرحلہ 1 منصوبہ (588.4 ملین ڈالر) دریا سندھ پر 2,160 میگا واٹ پن بجلی پلانٹ کی تنصیب سے پن بجلی کی فراہمی بہتر بنانا اس کا مقصد ہے۔

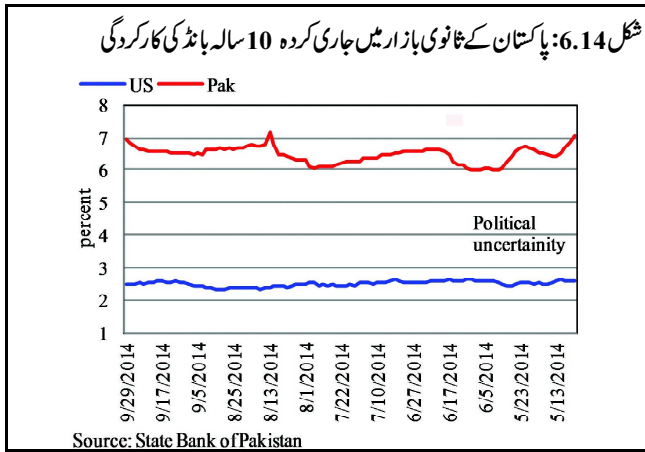
<sup>10</sup> اس میں دوران سال آئی ایم ایف سے 1.675 ارب روپے کی وصولی بھی شامل ہے۔

<sup>11</sup> دوسری جانب، م س 14ء کے دوران دو طرفہ قرض دہندگان سے رقوم کی آمد 1.1 ارب ڈالر رہی جو کہ گذشتہ سال 1.2 ارب ڈالر ہی تھی۔



جدول 6.3: پاکستان کے جاری کردہ ریاستی یورو بانڈز			
مالیت بلین ڈالریں			
شرح سود	مدت	مالیت	میں
04ء	5 سال	500	6 مئی 2013ء اور 323 بی بی ایس (6.75 فیصد)
06ء	10 سال	500	10 سالہ امریکی ٹی ٹی بل + 240 بی بی ایس (7.125 فیصد)
	30 سال	300	30 سالہ امریکی ٹی ٹی بل + 302 بی بی ایس (7.875 فیصد)
07ء	10 سال	750	10 سالہ امریکی ٹی ٹی بل + 200 بی بی ایس (6.875 فیصد)
14ء			
	5 سال	1,000	7.25 فیصد
	10 سال	1,000	8.25 فیصد

ماخذ: اقتصادی امور ڈویژن



جدول 6.4: بیرونی قرضہ استحکام کے اظہار					
فیصد					
م 10ء	م 11ء	م 12ء	م 13ء	م 14ء	
ادائیگی قرض کی صلاحیت کے اظہار					
قرض برداشت کرنے کی استعداد					
25.2	24.9	28.1	29.9	33.3	مجموعی بیرونی قرضہ نسبت جی ڈی پی
26.6	26.2	29.2	31.1	34.7	بیرونی قرضہ و اجابت نسبت جی ڈی پی
قرض واپسی کی استعداد					
13.3	12.0	9.0	7.5	11.0	بیرونی قرضہ واپسی نسبت زرمبادلہ آمدنی
26.9	24.0	17.4	13.8	21.0	بیرونی قرضہ واپسی نسبت برآمداتی آمدنی
سیالیت کے اظہار					
1.1	0.0	0.6	1.0	1.4	قلیل مدتی قرضہ نسبت بیرونی قرضہ و اجابت
20.3	---	40.3	29.9	19.7	مجموعی سیال ذائغہ نسبت قلیل مدتی قرضہ (تناسب)

ماخذ: اسٹیٹ بینک کے تجزیے

### یورو بانڈز

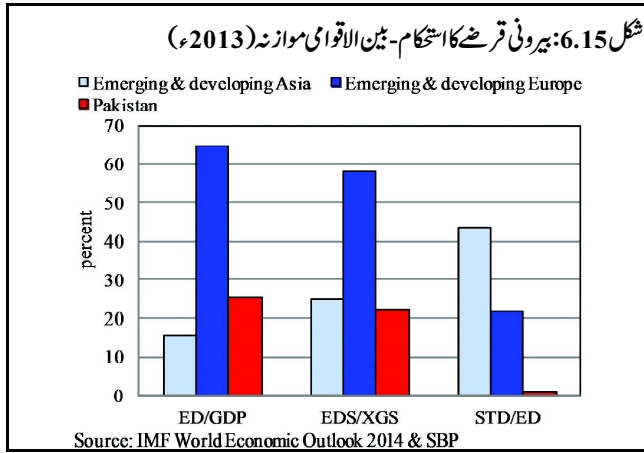
پاکستان سات سال کے وقفے کے بعد م س 14ء میں بین الاقوامی سرمایہ منڈی میں داخل ہوا اور دو مرتبہ یورو بانڈ جاری کر کے 2 ارب ڈالر جمع کیے جبکہ ہدف صرف 500 ملین ڈالر تھا (جدول 6.3)۔ اس حد سے زیادہ پذیرائی کا ایک سبب تو یہ تھا کہ بین الاقوامی منڈی میں رقوم دستیاب تھیں، دوسرے حکومت پاکستان نے نرخ بھی پرکشش دیے تھے۔ تفصیل کے مطابق یہ بانڈز نہ صرف ان مساوی بانڈز کے مقابلے میں بلند تر نرخوں پر دیے گئے جو کئی دوسرے ملکوں نے جاری کر رکھے ہیں،<sup>12</sup> بلکہ خود پاکستان نے م س 04ء، م س 06ء اور م س 07ء میں بھی اسی مدت کے جوٹ جاری کیے تھے ان سے بھی زائد نرخ اس بار دیے گئے۔ اس کا سبب پاکستان کے بیرونی اور مالیاتی منظر نامے سے ابھرنے والے خطرات کا بلند تر پرہیز ہے۔<sup>13</sup> تاہم اس حقیقت سے کہ پاکستان ان بانڈز کے مقررہ نرخ حاصل کرنے میں کامیاب رہا، ان کی قیمت بندی کے حوالے سے تشویش کم ہو جاتی ہے کیونکہ مقررہ نرخ کے بانڈ شرح سود میں منفی تبدیلیوں سے متاثر نہیں ہوتے۔ مزید برآں، جاری کردہ بانڈز کی کارکردگی تسلی بخش ہے، جیسا کہ شکل 6.14 سے ظاہر ہے، اپریل 2014ء میں امریکی بیچ مارک پر جاری کیے گئے 10 سالہ بانڈ (10 سالہ ٹریژری بانڈز) کا تفاوت اگست تک کم و بیش مستحکم رہا جبکہ معمولی سے اضافے کا سبب ملک میں حالیہ سیاسی بے یقینی کو قرار دیا جاسکتا ہے۔

### 6.3.1 بیرونی قرضہ استحکام

پاکستان کے بیرونی قرضے میں حالیہ اضافے نے بیرونی قرضہ استحکام کے حوالے سے تشویش کو پھر سے ہوا دی ہے۔ اس مسئلے کی جانچ کے لیے ہم نے بیرونی قرضہ استحکام کے ادائیگی قرض کی صلاحیت اور سیالیت جیسے اظہاریوں کا تجزیہ کیا ہے، یہ اظہار یہ کسی ملک کی قرضہ واپسی کی طویل مدتی اور قلیل مدتی صلاحیت کا پیمانہ ہیں۔ ہمارے تجزیے سے معلوم ہوتا ہے کہ بیرونی قرضہ استحکام کے تقریباً تمام اظہاریوں میں م س 14ء کے دوران کمزوری آئی ہے (جدول 6.4)۔ تفصیل کے مطابق: (i) قرضہ برداشت کرنے کی پاکستان کی صلاحیت میں، جسے بیرونی قرضہ و اجابت بلحاظ جی ڈی پی ناپا جاتا ہے، م س 14ء کے دوران معمولی سا اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ تین سال سے متواتر بہتری آ رہی تھی، (ii) بیرونی قرضے واپسی (EDS) بلحاظ زرمبادلہ آمدنی تناسب بھی کمزور پڑا جس کا بنیادی سبب آئی ایم ایف کو بھاری ادائیگیاں ہیں، اور (iii)

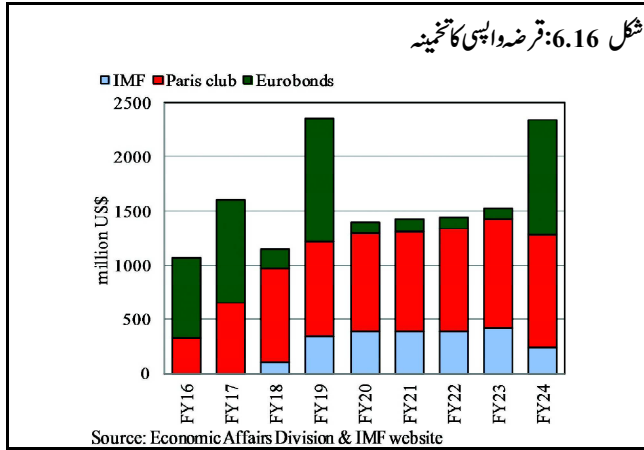
12 ترکی، انڈونیشیا، اور فلپائن نے جنوری 2014ء میں بالترتیب 5.75 فیصد، 5.9 فیصد اور 4.2 فیصد کے علائقی نرخوں پر 10 سالہ یورو بانڈ جاری کیے۔ اسی طرح برازیل اور سری لنکا نے اپریل 2014ء میں بالترتیب 4.25 فیصد اور 5.125 فیصد کے علائقی نرخوں پر 5 سالہ یورو بانڈ جاری کیے۔

13 مؤڈرنے ادارہ جاتی اور مالیاتی کمزوریوں، کمزور بیرونی پوزیشن اور سرکاری قرض گیری کی بھاری ضرورت کی بنا پر پاکستان کو Caa1 درجہ یا جبکہ ویت نام کو B2 اور فلپائن اور انڈونیشیا کو Baa3 درجہ دیا۔



مجموعی بیرونی قرضہ و واجبات میں قلیل مدتی قرضے کا حصہ معمولی سا بڑھ گیا جبکہ اس سے یہ متواتر گر رہا تھا۔ تاہم یہ تشویشناک نہیں ہے کیونکہ دیگر علاقائی ملکوں کے مقابلے میں پاکستان کا قلیل مدتی قرضہ بہ نسبت بیرونی قرضہ و واجبات خاصا کم ہے۔

ابھرتے ہوئے اور ترقی پذیر ملکوں کے ساتھ پاکستان کے بیرونی قرضہ اظہاریوں کا موازنہ کیا جائے تو پاکستان کے بیرونی قرضہ استحکام کے حوالے سے کچھ تشویش دور ہو جاتی ہے۔ اگرچہ پاکستان کی بیرونی مقرضیت (indebtedness) دیگر ہمسر (ابھرتے ہوئے اور ترقی پذیر ایشیائی) ملکوں کے مقابلے میں زیادہ ہے، تاہم یہ یوروزون کی نسبت خاصی کم ہے (شکل 6.15)۔ اسی طرح قرضے کی ادائیگی کی ملکی صلاحیت ابھرتے ہوئے اور ترقی پذیر ایشیائی ملکوں اور یورپ دونوں کے مقابلے میں مستحکم ہے۔ نیز، قلیل مدتی قرضہ پاکستان کے مجموعی بیرونی قرضے کا صرف 1.1 فیصد بنتا ہے جبکہ مذکورہ علاقوں میں یہ تناسب بالترتیب 43.5 فیصد اور 22 فیصد ہے۔



### 6.3.2 بیرونی قرضے کی واپسی

اس 14ء کے دوران بیرونی قرضے کی واپسی میں گذشتہ سال کی نسبت 16 فیصد اضافہ ہوا (جدول 6.5)۔ آئی ایم ایف کے علاوہ چین، ایشیائی بینک اور سعودی عرب کو قرضے کی بھاری واپسی کی گئی جس سے یہ اضافہ ہوا۔<sup>14</sup> تفصیل کے مطابق: (i) چین کو قرضے کی واپسی بڑھ گئی کیونکہ ایک فوجی قرضے کا تصفیہ اس سال ہوا، (ii) اس 09ء کی دوسری سہ ماہی میں سعودی عرب نے سعودی فنڈ برائے ترقی کے تحت 200 ملین ڈالر مرکزی بینک کے پاس رکھوائے تھے، اس رقم کی واپسی گذشتہ سال سے شروع ہوئی ہے، (iii) کھاد کی درآمد کے لیے قرضوں کی واپسی، اور آخر میں (iv) اس 14ء میں اسلامی ترقیاتی بینک سے قلیل مدتی قرضے کا تصفیہ، جس کا اجراء ثانی دسمبر 2011ء میں ہوا تھا، یہ بھی قرضے کی واپسی کے مجموعی دباؤ میں شامل تھا۔

پاکستان نے آئی ایم ایف کے قرضے کی بھاری ادائیگی اگرچہ پہلے ہی کر دی ہے تاہم 1.3 ارب ڈالر کی واپسی اس 15ء میں ہونی ہے۔ جیسا کہ پہلے بحث ہو چکی، قرضے کی واپسی سے زرمبادلہ کے ملکی ذخائر پر درمیانی مدت میں دباؤ پڑے گا جس میں کئی عوامل کا رفر ما ہیں: (i) اس 06ء میں جاری کردہ (500 ملین ڈالر) اور اس 07ء میں جاری کردہ (750 ملین ڈالر) 10 سالہ یورو بانڈز کی عرصیت، (ii) آفیشل ڈیولپمنٹ اسسٹنس (اڈی اے) کے تحت بیئرس کلب کے ری شیڈول ہونے والے قرضے کی واپسی اس 17ء سے شروع ہوگی، (iii) آئی ایم ایف سے ’ای ای ایف ایف‘ پروگرام کی واپسی اس 18ء میں شروع ہوگی، اور (iv) اپریل 2014ء میں جاری کردہ 5 سالہ یورو بانڈز (1 ارب ڈالر) کی عرصیت اس 19ء میں پوری ہوگی (شکل 6.16)۔<sup>15</sup>

<sup>14</sup> اس 14ء کے دوران چین، اسلامی بینک اور سعودی عرب کو بالترتیب 262.9 ملین ڈالر، 195.1 ملین ڈالر اور 172.6 ملین ڈالر قرضہ واپس کیا جبکہ ان ہی کوم اس 13ء میں 185 ملین ڈالر، 22.8 ملین ڈالر اور 80.2 ملین ڈالر قرضہ واپس کیا تھا۔

<sup>15</sup> شکل میں آئی ایم ایف کو قرضے کی واپسی کے اعداد و شمار ای ای ایف ایف قرضے کی اس مالیت کے مطابق ہیں جو جولائی 2014ء تک وصول کیا گیا۔

ملکی اور بیرونی قرضہ

جدول 6.5: بیرونی قرضے کی ادائیگی						
ملین ڈالر						
میں 13ء اور میں 14ء کا فرق	میں 14ء	میں 13ء	میں 12ء	میں 11ء	میں 10ء	
533.0	5,849.4	5,316.4	3,692.6	2,826.4	3,321.9	i- سرکاری بیرونی قرضہ (الف+ب+ج)
559.6	5,064.0	4,504.3	2,800.0	1,881.6	2,445.1	اصل رقم
(26.6)	785.4	812.0	892.6	944.9	876.9	سود
338.1	2,543.5	2,205.3	2,263.0	2,247.8	2,784.1	الف- حکومت کا بیرونی قرضہ
328.7	1,834.1	1,505.4	1,546.3	1,491.3	2,053.4	اصل رقم
9.4	709.3	699.9	716.7	756.4	730.7	سود
182.1	3,181.6	2,999.4	1,317.9	441.8	359.4	ب- آئی ایم ایف کے قرضے
230.9	3,129.8	2,898.9	1,153.7	268.2	239.8	اصل رقم
(48.8)	51.7	100.5	164.1	173.6	119.6	سود
12.7	124.3	111.6	111.8	136.9	178.4	ج- زرمبادلہ واجبات
-	100.0	100.0	100.0	122.0	151.9	اصل رقم
12.7	24.3	11.6	11.8	14.9	26.5	سود
219.6	500.2	280.6	248.9	358.9	351.9	ii- سرکاری شعبے کے اداروں کا قرضہ
213.9	452.0	238.0	211.0	310.1	290.4	اصل رقم
5.7	48.2	42.6	38.0	48.7	61.4	سود
90.3	471.6	381.3	370.8	346.1	481.2	iii- نجی شعبے کا قرضہ
95.4	398.7	303.3	282.9	266.1	404.5	اصل رقم
(5.1)	72.9	78.1	88.0	80.1	76.7	سود
842.9	6,821.1	5,978.3	4,312.4	3,531.4	4,155.0	بیرونی قرضہ (iii+ii+i)
869.0	5,914.6	5,045.6	3,293.8	2,457.8	3,139.9	اصل رقم
(26.1)	906.6	932.7	1,018.5	1,073.7	1,015.0	سود

ماخذ: اسٹیٹ بینک